تحفظ ختم نبوت، اہمیت اور فضیلت، محمد متین خالد۔ ناشر: مرکز سراجیہ، لاہور۔ ملنے کا پتا: علم و عرفان پبلشرز، ۳۴۔ اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۳۵۱۔ قیمت (مجلد): ۲۰۰ روپے۔

قادیانیت اور ختمِ نبوت کے موضوع کے حوالے سے محمد متین خالد کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ اس موضوع پر آپ کی متعدد وقیع کتب سامنے آچکی ہیں۔ اب انھوں نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر ایک عمدہ کتاب شائع کی ہے۔

'مقامِ مصطفیٰؐ' باب سے کتاب کا آغاز ہوتا ہے جو آپؐ کا ایمان افروز اور حبِ رسولؐ سے سرشار تذکرہ ہے۔ عقیدۂ ختمِ نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں، جھوٹے مدعیانِ نبوت اور ان کے خلاف صحابہؓ کا جہاد، مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت اور ہرزہ سرائیاں جیسے موضوعات بھی زیربحث آئے ہیں۔ حبِ رسولؐ اور عشقِ رسولؐ پر مبنی ایمان افروز واقعات اور عظیم شخصیات کا تذکرہ کتاب کا جہاں دل چسپ اور اہم حصہ ہے وہاں اجمالاً تاریخ سے آگہی بھی دیتا ہے (چند نام: علامہ محمد اقبال، ثناء اللہ امرتسری، انور شاہ کشمیری، احمد علی لاہوری، عطاء اللہ شاہ بخاری، ظفر علی خاں، شورش کاشمیری، سید ابوالاعلیٰ مودودی، ذوالفقار علی بھٹو، پیر کرم شاہ ازہری، عامر عبدالرحمٰن چیمہ شہید وغیرہ)۔ گستاخانِ رسولؐ سے مسلمانوں کا رویہ اور ان کے انجام پر بھی ایک باب ہے۔ مصنف نے اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ قادیانیوں کا مکمل سماجی اور معاشی بائیکاٹ کیا جائے۔ اس لیے کہ رواداری کی اجازت صرف ان کافروں کے لیے ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں۔ قادیانی اپنی شرانگیزیوں کے باعث اس زمرے میں نہیں آتے (ص ۲۸۰)۔ آخر میں تحفظ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر اسے فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر قرار دیتے ہوئے رہنمائی دی گئی ہے کہ کیسے اس فرض کو ادا کیا جائے۔ بلاشبہہ یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک اہم ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ (امجد عباسی)

توضیح و تصریح، محمود عالم۔ ناشر: اُردو بک ریویو، دہلی، بھارت۔ صفحات: ۱۵۲۔ قیمت: ۱۰۰ بھارتی روپے۔

محمود عالم کے سات مضامین اور ۱۹ کتب پر تبصروں کا یہ مجموعہ محمد عارف اقبال نے مرتب کیا ہے۔ محمود عالم مرحوم ہندستان اور سعودی عرب میں مختلف تعلیمی اور علمی اداروں میں خدمات سرانجام

دیتے رہے۔ اس کتاب کے مضامین پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اُمت مسلمہ کے لیے ایک دردمند دل رکھتے ہیں۔ ان کی تحریریں اس بات کا ثبوت ہیں کہ ان کے سامنے میزان قرآن و حدیث ہی ہے۔ 'اہلِ قلم کی اخلاقی ذمہ داریاں' اس مجموعے کا ایک اہم مضمون ہے جس میں انھوں نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ قلم کو اللہ تعالیٰ نے بطور امانت انسان کے سپرد کیا ہے۔ اس کے ذریعے عدل و انصاف، امن و امان اور خیروفلاح مقصود ہونا چاہیے نہ کہ فاسقانہ انداز اختیار کرتے ہوئے اس کی حُرمت کو پامال کیا جائے۔

محمود عالم کے خیال میں اُمت مسلمہ کے زوال پر ایک افسوس اور نوحہ تو کیا جا رہا ہے لیکن اسے زوال سے نکالنے کے لیے کوئی قابلِ ذکر کوشش نظر نہیں آتی ماسوا چند افراد (شکیب ارسلان، علامہ اقبال اور مولانا مودودی) کی اہم کوششوں کے۔ دورِ حاضر کے سربراہانِ حکومت اور راہنما اُمت کو پستی سے نکالنے کے بجاے تہذیب مغرب کی غلامی پر رضامند رہنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ ان کے مضامین میں خاصا تنوع ہے (مطالعۂ کتب کیوں اور کیسے؟ اہلِ قلم کی اخلاقی ذمہ داریاں کلامِ حافظ میں اخلاقی اور روحانی تعلیمات، تفسیر قرآن: ایک جائزہ، انفاق فی سبیل اللہ وغیرہ)۔

مجموعی طور پر کہا جاسکتا ہے محمود عالم کا موضوع اعلیٰ انسانی اخلاقی اقدار ہیں اور اس کا سب سے بڑا ذریعہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔ زوالِ اُمت پر فاتحہ خوانی کرنے کے بجاے شکیب ارسلان، علامہ اقبال اور سید مودودی کے افکار کو اپنا کر نئی صبح کی نوید کا پیغام دینا فرضِ اولیں ہے۔(محمد ایوب لِلّٰہ)

حکمت عملی کا تسلسل، قاضی حسین احمد۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۲۹۲۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

محترم قاضی حسین احمد نے بطور امیر جماعت اسلامی پاکستان، جماعت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاسوں (دسمبر ۱۹۸۷ء تا جنوری ۲۰۰۶ء) میں جو افتتاحی اور اختتامی تقریریں کیں، انھیں حافظ شمس الدین امجد نے مرتب کیا ہے۔ ان تقریروں میں بنیادی طور پر، اجلاس سے متصل گزرے ہوئے قومی وملّی حالات پر تبصرہ ہے۔ چونکہ بڑے مسائل (کشمیر، افغانستان، فلسطین، پاکستان میں